



# قلبِ سلیم

از رشحاتِ قلم:

سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری عفی عنہ

قلبِ سلیم کا لغوی معنی ہے ایسا دل جو ہر قسم کی بیماری اور عارضہ سے محفوظ ہو ، تاہم اصطلاح میں اس سے مراد ایسا دل ہے ، جو اسلام کے سوا کسی چیز سے آشنا نہ ہو۔ مفسرین نے اس کی مختلف تعریفیں کی ہیں ، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

- 1۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قلب سلیم سے مراد صحیح دل ہے جو مومن کا دل ہے کیونکہ کافر اور منافق کا دل مریض ہوتا ہے ۔

2۔ حضرت ابو عثمان سیاری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قلبِ سلیم اس کا ہے جو ہر بدعت سے خالی ہو اور سنت پر قائم ہو۔

3۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قلبِ سلیم سے مراد وہ دل ہے جو مال اور اولاد کی آفت سے خالی ہو۔

4۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : یہاں سلیم ”لدیغ“ کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی وہ شخص جس کا دل ہمہ وقت خشیتِ الہی میں مستغرق ہو ۔ (1)

5۔ ایک قول یہ ہے : قلبِ سلیم سے مراد وہ دل ہے جو گمراہی ، بدعت ، غفلت ، عدم حضوری ، حجابات ، خواب گاہ ، مسکن و رہائش اور مدح و ملامت سے صحیح و سالم ہو، یہ امور سالکین کے لیے آزمائش ہوتے ہیں جب کہ کاملین ان سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں۔ (2)

جو شخص قیامت کے دن قلبِ سلیم یعنی دنیا کی لذتوں ، رغبتوں، چاہتوں اور شہوتوں سے کنارہ کش دل ، دنیا کی آرزوؤں اور خواہشوں سے پاک دل ، اللہ کے ذکر اور اس کی محبت و معرفت سے معمور دل لے کر آئے گا تو یہی قلبِ سلیم اس کو نفع دے گا۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ۔

إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔ (3)

” ( قیامت کے ) دن نہ ( کسی کو ) مال نفع دے گا اور نہ بیٹے مگر ( اسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال اور بیٹے نفع دیں گے ) جو ( کفر و شرک سے ) سلامت دل لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ۔“

قلب سے مراد محض گوشت کا لوتھڑا نہیں جو ہمارے سینے میں ہے اور انتقالِ خون کا باعث بنتا ہے ، بلکہ اس کے اندر روحانی کیفیات ہیں جو اس دل کا مرکز ہیں جس کے بارے میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے :

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ (4)

”بے شک کان اور آنکھ اور دل‘ ان سب سے ( قیامت کے دن ) پوچھا جائے گا۔“

جسم انسانی میں ہر عضو کا ایک خاص کام ہے ۔ اگر وہ عضو صحیح کام کرے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ صحت مند ہے، اور اگر وہ اپنا کام نہ کرے تو بیمار ہے ۔ اسی طرح دل کا بھی اپنا ایک مخصوص کام ہے۔ جسمانی دل خون کی سرکولیشن کے لیے پیدا کیا گیا ہے جب کہ قلبِ روحانی کو چار قسم کے امور لازم ہیں:

1۔ وہ دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے بڑھ کر محبت کرے۔

2- وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور گناہوں سے توبہ کرے۔

3- وہ دل اللہ کریم کی ملاقات کا شوق اور اس کی رغبت رکھے۔

4- وہ دل اللہ رب العزت کی معرفت حاصل کرے۔

روحانی دل ان چار مقاصد کی خاطر زندگی کی تمام شہوتوں اور خواہشات کو قربان کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ جس طرح جسم کو صحیح، صحت مند اور طاقتور رکھنے کے لیے مادی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح دل کو بھی صحت مند و توانا رکھنے کے لیے روحانی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ روحانی دل کی خوراک و غذاء محبت الہی عزوجل اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق دل کی حیات ہے۔ شوق لقاء میں اگر دل کو لذت ملے تو یہ دل کی راحت ہے، اگر اس خواہش دیدار کی کیفیت میں دل کو راحت و سرور ملے تو ایسا دل قلب سلیم ہے جو کبھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا اور ہر وقت یاد

الہی میں مستغرق رہتا ہے۔ دل کو صحت مند کرنے اور  
قلبِ سلیم کے درجہ پر فائز کرنے کے لیے ہمیں ان  
لوگوں کی صحبت و معیت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا  
جو لوگ قلبِ سلیم رکھتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں سے  
غفلت کا پردہ اٹھ جاتا ہے، ان کو اللہ کریم کی قربت اور  
ہم نشینی نصیب ہو جاتی ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ  
علیہ فرماتے ہیں :

ہر کہ خوابد ہم نشینی با خدا  
او نشیند در حضورِ اولیاء

” جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ کریم کی معیت اختیار  
کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اولیاء اللہ کی صحبت میں  
بیٹھا کرے۔“

قیامت کے دن اللہ والوں کی محبت و رفاقت کام آئے  
گی۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

أَلَا خِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ -

(5)

” اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (مسلمانوں کے درمیان دینی محبت و دوستی قائم رہے گی) -“

امام الاولیاء حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی یقیناً ایسے عظیم المرتبت انسانوں میں سے تھے جو قلبِ سلیم کے حامل ہوتے ہیں اور جن کے قلوب پر انوار و تجلیات الہیہ کا مینہ چہم چہم برستا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ یادِ الہی میں مستغرق رہتے ہوئے گزرتا تھا، سنتِ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا تھے، حلقۂ ارادت میں شامل احباب کو اولیاء اللہ کی صحبت کا درس دیتے رہنا تو گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا محبوب عمل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کریم کے ان نفوس قدسیہ میں سے تھے جن کا

وجود مسعود امت کے لیے بالعموم اور مریدین و  
معتقدین کے لیے بالخصوص کسی نعمت عظمیٰ سے کم  
نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قلبِ سلیم عطا فرمائے اور  
قلبِ سلیم کے حاملین صوفیاء کرام کی صحبت و برکات  
عطا فرمائے۔ آمین

سیّد محمد فراز شاہ مشہدی قادری عفی عنہ

